بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

08-ساتواں ناقض: جادو- جس نے جادو کیا یا جادو پر راضی ہوا، تو ایسا شخص کافر ہے

نواقض الاسلام لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم شرح کر رہے ہیں فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کی شرح سے۔

اور آج کی نشست میں ہم پہنچے ہیں الناقض السّابع پر (ساتویں ناقض پر نواقض اسلام میں سے)، شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "السَّابِعُ : السِّحرُ" (ساتواں ناقض سحر ہے (یعنی جادو)) "وَمِنْهُ الصَّرْفُ وَالعَطْفُ فَمَنْ فَعَلَهُ أَوْ رَضِيَ بِهِ كَفَرَ ، وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾(البقرۃ:102)"۔

(ساتواں ناقض نواقض اسلام میں سے جادو ہے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور اس میں سے صَرف اور عطف دو قسمیں ہیں (صَرف سے مراد دُوری کا جادو، اور عطف سے مراد محبت والا جادو))۔

یعنی جادو دو طریقے سے کیا جاتا ہے:

(۱) ایک طریقے سے جدائی پیدا ہو جاتی ہے چاہے یہ جدائی میاں بیوی کے بیچ میں ہو، یا دوستوں کے بیچ میں ہو، یا رشتے داروں کے بیچ میں ہو۔

(۲) اور دوسری قسم کا جادو العطف کہتے ہیں جس سے محبت بڑھانے کے لیے خاص عمل کیا جاتا ہے اور یہ بھی جادو میں شمار ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فَمَنْ فَعَلَهُ أَوْ رَضِيَ بِهِ ، كَفَرَ" (پس جس نے جادو کیا یا جادو پر راضی ہوا "كَفَرَ" تو ایسا شخص کافر ہے) "وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى" (اور اُس کے کفر کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے) ﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ﴾

((اور یہ دونوں (یعنی یہ دونوں فرشتے) جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیے زمین پر لوگوں کی آزمائش کے لیے جو لوگوں کو جادو کا

علم سکھاتے تھے)﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ﴾ یہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے تھے یعنی جادو کا علم)﴿حَتّٰى يَقُوْلَآ﴾ (جب تک یہ دونوں نہیں کہتے تھے)﴿اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾(ہم دونوں فتنہ ہیں آزمائش ہیں (اللہ تعالٰی کی طرف سے یعنی)﴿فَلَا تَكْفُرْ﴾ تم یہ علم حاصل کر کے (یعنی جادو کا) کفر نہ کرو)۔

فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "النَّوْعُ السَّابِعُ مِنْ أَنْوَاعِ الرِّدَّةِ" (ساتویں قسم ردّت یعنی دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والی چیز کی جو ساتویں قسم ہے وہ ہے)"السِّحْرُ"(یعنی جادو)"وَالسِّحْرُ عَمَلٌ يَعْمَلُهُ السَّاحِرُ" (جادو ہے کیا جادو کی عام لفظوں میں شیخ صاحب تعریف بیان فرما رہے ہیں: ایک ایسا عمل ہے جو جادو گر کرتا ہے)"وَهُوَ عَلَى نَوْعَيْنِ" (اس کی دو قسمیں ہیں)"سِحْرٌ حَقِيقِيٌّ، وَسِحْرٌ تَخْيِيلِيٌّ" (جادو کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم یہ ہے کہ حقیقی سحر ہے یعنی حقیقتاً جس کا اثر بھی ہوتا ہے اور حقیقتاً اُس کا وجود بھی ہوتا ہے،"وَسِحْرٌ تَخْيِيلِيٌّ" دوسری قسم کا وہ جادو جو صرف خیال ہوتا ہے حقیقت میں کوئی چیز بدلتی نہیں ہے لیکن دیکھنے والوں کو یوں لگتا ہے جیسے کوئی چیز اپنی حقیقت سے بدل گئی ہے)۔

اور یہ مختلف تقسیمات ہیں جادو کی، شیخ الاسلام (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: "وَمِنْهُ"(جادو میں سے)"الصَّرْفُ وَالعَطْفُ" (صَرف والا جادو اور عطف والا جادو)، یہ اور تقسیم ہے اور یہ اُس جادو کی تقسیم ہے جو حقیقی ہے جس کا اثر ہوتا ہے، یعنی حقیقی جادو کی آگے دو قسمیں ہیں جن کا شیخ الاسلام (رحمہ اللہ) نے ذکر کیا ہے۔

اور شیخ صالح الفوزان (حفظہ اللہ) جس تقسیم کا ذکر کر رہے ہیں وہ اور تقسیم ہے، وہ یہ ہے کہ ایک حقیقتاً جادو ہے یعنی جو ایک چیز کو اپنی حقیقت سے بدل دیتا ہے اور اُس کا اثر بھی ہوتا ہے حقیقتاً انسانوں کے بیچ میں یا انسان پر،"وَسِحْرٌ تَخْيِيلِيٌّ" اور دوسری قسم ہے خیالی جادو جسے کہتے ہیں جو حقیقتاً چیز بدلتی نہیں ہے لیکن دیکھنے والے کو یوں لگتا ہے جیسے کہ کوئی چیز اپنی حقیقت سے بدل گئی ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ): "النَّوْعُ الأَوَّلُ "(پہلی قسم)"سِحْرٌ حَقِيقِيٌّ" (حقیقی سحر)"هُوَ عِبَارَةٌ عَنْ عُقَدٍ"، اب جو حقیقی جادو ہے وہ کیا ہے اُس کی تعریف شیخ صاحب بیان فرما رہے ہیں، فرماتے ہیں: "هُوَ عِبَارَةٌ عَنْ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِيهَا السَّاحِرُ" (یہ ایسا خاص قسم کا عمل ہوتا ہے جو جادو گر کرتا ہے جس میں وہ گرہیں باندھتا ہے)۔

(("عُقَدٍ"یعنی گرہ،"يُنْفِثُ فِيهَا"جس میں نفث کرتا ہے،"السَّاحِرُ" جادو گر،اور نفث کہتے ہیں تھو تھو کرنے کو یعنی جس میں پھونک کے ساتھ تھوڑے سے لعاب کے اور تھوک کے ذرّات بھی ہوتے ہیں))۔

"وَرُقًى وَكَلَامٍ يَتَمْتَمُ بِهِ" (اور جھاڑ پھونک ہوتی ہے اور ایسا کلام ہوتا ہے ایسے الفاظ ہوتے ہیں جو بغیر معنی کے ہوتے ہیں)۔یعنی سننے والے کو سمجھ نہیں آتی وہ کہہ کیا رہا ہے،دبے الفاظوں میں کہتا ہے اور ایسے الفاظ ہوتے ہیں جو سمجھ میں نہیں آرہے ہوتے اسے تمتمہ کہتے ہیں۔

"وَيَسْتَعِينُ بِالشَّيَاطِينِ فِي كَلَامِهِ" (اور شیطانوں سے وہ مدد حاصل کرتا ہے اپنے اس کلام سے)۔یعنی یہ جو غیر واضح الفاظ ہیں حقیقتاً وہ شیطانوں کو بلا رہا ہوتا ہے پکار رہا ہوتا ہے اور کسی غائب کو پکارنا شرک ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں اور جادو گر شرک کر کے ہی جادو کرتا ہے یعنی شیطانوں کو راضی کر کے ہی جادو کر سکتا ہے اور اس کا اثر ہو سکتا ہے اور جادو کا اثر شیطانوں سے ہوتا ہے جِنوں سے ہوتا ہے۔

"وَيَسْتَعِينُ بِالشَّيَاطِينِ فِي كَلَامِهِ وَعَزَائِمَ يُعَلِّقُونَهَا" (اور جادو گر جو ہیں وہ تعویذ بھی لٹکاتے ہیں،کچھ ایسے خاص قسم کے دھاگے یا چیزیں ہوتی ہیں سیپیاں وغیرہ جو وہ لٹکاتے ہیں)"وَكِتَابَاتِ طَلَاسِمَ يَكْتُبُونَهَا بِأَسْمَاءِ الشَّيَاطِينِ"(اور خاص قسم کی لکھت ہوتی ہے جو وہ لکھتے ہیں (طلسم کہتے ہیں ایسے الفاظوں کو جو غیر معروف معنی ہوں جیسے کہ وہ زبان سے کچھ ایسے الفاظ کہتے ہیں جو غیر معروف معنی ہوں اسے تمتمہ کہتے ہیں مگر جب وہ لکھتے ہیں تو اسے طلاسم کہتے ہیں جس میں کچھ نمبر ہوتے ہیں یا کچھ ایسے الفاظ جو غیر معروف معنی ہوں)،"يَكْتُبُونَهَا بِأَسْمَاءِ الشَّيَاطِينِ" لکھتے ہیں شیطانوں کے ناموں سے)۔یعنی ایک تو زبان سے شیطانوں کو پکارتے ہیں وہ کافی نہیں ہوتا یعنی زبان سے شرک کافی نہیں بلکہ وہ لکھ بھی دیتے ہیں تاکہ اُس کا اثر گہرا ہو۔

"هَذَا هُوَ السِّحْرُ الْحَقِيقِيُّ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں: یہی حقیقی جادو ہے)"هَذَا يُؤَثِّرُ فِي الْمَسْحُورِ" (اور اس کا اثر اُس شخص پر ہوتا ہے جس پر جادو کیا جاتا ہے مسحور پر (مسحور کہتے ہیں اُس شخص کو جس پر جادو کیا جاتا ہے،ساحر کہتے ہیں جادو کرنے والے کو (مسحور کہتے ہیں جس پر جادو کیا گیا ہو))۔

کتنا اثر ہوتا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں:"إِمَّا بِقَتْلِهِ" (یا تو اس کا قتل ہو جاتا ہے (یعنی جادو کا اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ قتل بھی ہو سکتا ہے (کوئی شخص جادو کے ذریعے کسی کا قتل بھی کر سکتا ہے))"وَإِمَّا بِإِمْرَاضِهِ" (یا اسے کوئی بیماری بھی پہنچ سکتی

ہے(بیماری بھی لاحق ہوسکتی ہے یعنی وہ بیمار بھی ہوسکتا ہے))"وَإِمَّا بِالإِخْلَالِ بِعَقْلِهِ" (یااُس کی عقل میں کوئی خلل پیدا ہوجاتا ہے(یاوہ پاگل ہوجاتا ہے یااُسے دورے پڑ جاتے ہیں یا عقل میں کوئی خلل پڑ جاتا ہے))۔

"وَالنَّوْعُ الثَّانِي" (اور دوسری قسم کا جادو جو ہے)"تَخْيِيلِيٌّ" (خیالی جادو جسے کہتے ہیں)،اوراس کا معنی یہ ہے:"بِأَنْ يَعْمَلَ أَشْيَاءَ يُخَيَّلُ إِلَي النَّاسِ أَنَّهَا صَحِيحَةٌ" (وہ ایسا کوئی کام کرتا ہے جادو گر جو ہے جو حقیقتاً نہیں ہوتا لیکن لوگوں کو یوں دکھائی دیتا ہے جیسا کہ یہ صحیح ہے جو وہ کررہا ہے)"وَهِيَ غَيْرُ صَحِيحَةٍ" (حقیقتاً یہ غیر صحیح یعنی صحیح نہیں ہوتا لوگوں کو صرف یوں نظر آتا ہے)۔

اب چند مثالیں ذرا غور فرمائیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"يُخَيَّلُ لِلنَّاسِ" (لوگوں کو یوں لگتا ہے)"أَنَّهُ يَقْلِبُ الْحَجَرَ إِلَى حَيَوَانٍ" (کہ وہ پتھر کو حیوان میں بدل دیتا ہے)"أَوْ أَنَّهُ يَقْتُلُ شَخْصًا وَيُحْيِيهِ" (یاوہ کسی شخص کو قتل کردیتا ہے پھر اُسے زندہ بھی کردیتا ہے)"يَقْطَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ" (یعنی اُس کا سَر قلم کردیتا ہے پھر اُس کے سَر کو واپس کردیتا ہے اور وہ زندہ ہوجاتا ہے)"أَوْ أَنَّهُ يَجُرُّ السَّيَّارَةَ بِشَعْرِهِ أَوْ بِأَسْنَانِهِ" (یاوہ گاڑی کو اپنے بالوں سے کھینچتا ہے یا اپنے دانتوں سے اُسے کھینچتا ہے)"أَوْ أَنَّ السَّيَّارَةَ تَمْشِي عَلَيْهِ وَلَا تَضُرُّهُ" (یاگاڑی اُس کے اوپر سے گزر کر چلی جاتی ہے اور اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا)"أَوْ أَنَّهُ يَدْخُلُ فِي النَّارِ، أَوْ يَأْكُلُ النَّارَ" (یاتو وہ آگ میں داخل ہوجاتا ہے(یعنی آگ پر چلتا رہتا ہے)،یاوہ آگ کو کھالیتا ہے)"أَوْ يَطْعَنُ نَفْسَهُ بِالْحَدِيدِ" (یاوہ کوئی لوہے کی چیز اپنے جسم میں گھسیڑ دیتا ہے طعن کردیتا ہے)"يَطْعَنُ عَيْنَهُ بِأَسْيَاخِ الْحَدِيدِ" (یاوہ اپنی آنکھوں میں لوہے کی سلاخیں ڈال دیتا ہے)"أَوْ يَأْكُلُ الزُّجَاجَ" (یاوہ شیشے کھالیتا ہے)۔

"كُلُّ هَذِهِ مِنْ أَنْوَاعِ الشَّعْوَذَةِ" (یہ ساری کی ساری قسمیں(یعنی ان کے علاوہ اور بھی قسمیں ہیں لیکن یہ جتنی بھی ان مثالوں کا ذکر کیا گیا ہے)شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ ساری کی ساری شعبدہ بازیاں ہیں)"وَهِيَ لَا حَقِيقَةَ لَهَا" (اوران کی کوئی حقیقت نہیں ہے)"مِثْلُ سِحْرِ سَحَرَةِ فِرْعَوْنَ" (جیسا کہ فرعون کے جادوگروں کا جادو تھا)۔

"قَالَ تَعَالَي"(اب اس کی دلیل شیخ صاحب بیان کررہے ہیں،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں)﴿يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰى﴾(طہ:66)۔

﴿يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ﴾ (سیدنا موسیٰ علیہ الصلاہ والسلام کو یوں لگ رہا تھا) ﴿مِنۡ سِحۡرِهِمۡ﴾ (ان کے جادو سے) ﴿اَنَّهَا تَسۡعٰى﴾ (کہ یہ جو رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو گروں نے زمین پر ڈالی تھیں کہ وہ ﴿تَسۡعٰى﴾ یعنی چل رہی ہیں)۔

آپ یہ دیکھیں کہ اس جادو کا اثر اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کلیم اللہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر بھی ہوا، جادو کا اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ نبی پر بھی جادو کا اثر ہو سکتا ہے لیکن یہ اثر صرف دیکھنے کی حد تک تھا کہ یہ جو لاٹھیاں اور رسیاں جیسا کہ لوگوں کو یوں لگ رہا تھا کہ یہ ہل رہی ہیں اور یہ سانپ بن گئی ہیں وہی کچھ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے بھی دیکھا جیسا کہ دوسرے لوگ دیکھ رہے تھے۔

"وَقَالَ تَعَالَى" (اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسری آیت میں) ﴿سَحَرُوۡۤا اَعۡيُنَ النَّاسِ وَاسۡتَرۡهَبُوۡهُمۡ﴾ (انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کیا اور انہیں ڈرایا) (الاعرف:116)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: "هَذَا سِحْرٌ تَخْيِيلِيٌّ" (یہ خیالی (یا تخییلی) جادو ہے) "وَهَذَا يُسَمُّونَهُ الْقُمْرَةَ" (اسے قُمرۃ بھی کہتے ہیں (عربی میں دوسرے لفظوں میں قُمرۃ بھی کہتے ہیں)) "الَّتِي يَعْمَلُهَا السَّاحِرُ عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ" (جو جادو گر لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرتا ہے (اور جسم پورا نہیں ہوتا متاثر ہوتا صرف آنکھیں متاثر ہوتی ہیں اور آنکھوں پر یہ اثر ہوتا ہے کہ جو چیز نظر آرہی ہوتی ہے وہ اپنی حقیقت سے ہٹ کر نظر آرہی ہوتی ہے)) "ثُمَّ إِذَا انْتَهَتِ الْقُمْرَةُ" (اور جب اس قُمرۃ کا اثر ختم ہو جاتا ہے) "عَادَتِ الْأَشْيَاءُ إِلَى حَقِيقَتِهَا" (ہر چیز اپنی حقیقت میں واپس چلی آتی ہے)۔

آپ یاد رکھیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے قصے میں بعض لوگ یہ سمجھتے ہوں گے کہ چالیس جادو گر جو تھے اُن کے ہاتھوں میں ایک ہاتھ میں رسّی اور ایک ہاتھ میں لاٹھی تھی (لکڑی تھی) جب انہوں نے زمین پر ڈالی تو یہ چلتی ہوئی نظر آئیں لوگوں کو کہ یہ لکڑیاں اور رسّیاں سانپ بن گئیں، پھر جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اے میرے پیارے نبی! تُو بھی لاٹھی کو زمین پر پھینک دے اور جب اُنہوں نے لاٹھی کو زمین پر پھینکا وہ بھی سانپ بن گئی تو دونوں سانپ ہیں تو فرق کیا ہے؟!

فرق یہ ہے کہ جو جادو گروں نے کیا وہ حقیقت نہیں تھی وہ رسّیاں اور لکڑیاں جو ہیں وہ دیکھنے والے کو یوں لگ رہی تھیں جیسے کہ یہ چل رہی ہیں، اور حقیقتاً وہ چل نہیں رہی تھیں حقیقتاً وہ سانپ نہیں بنیں اور نہ ہی کسی مخلوق کے اندر یہ

طاقت ہے کہ وہ لکڑی کو سانپ میں بدل سکے یا رسّی کو سانپ میں بدل سکے۔ یہ طاقت یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اُس لاٹھی کو زمین پر ڈالا وہ لاٹھی حقیقتاً سانپ بن گئی۔

ثبوت کیا ہے کہ دونوں میں یہ فرق ہے وہ حقیقت نہیں ہے؟

ثبوت یہی ہے کہ یہ جو لاٹھی تھی جب سانپ بنی اب یہ سانپ دوسرے سانپوں کو نگلنے لگا کھانے لگا (اتنا بڑا اژدھا بن گیا کہ وہ دوسرے سانپوں کو نگلنے لگا) لکڑی کبھی لکڑی کو نگل نہیں سکتی، اور یہ ایسا سانپ بنا جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی آیت تھی (معجزہ تھا) اور حقیقتاً وہ لکڑی سانپ میں بدل گئی ، اللہ تعالیٰ نے کن **فیکون** سے "اب اے لکڑی تُو سانپ بن جا"، اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ سانپ بن گئی اور جب اس سانپ نے جو پہلے لکڑی تھا حقیقتاً سانپ میں بدلا اور دوسری لکڑیوں کو اور رسّیوں کو نگل لیا جو سانپ نظر آرہی تھیں لوگوں کو اور پھر جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اب تُو لکڑی دوبارہ بن جا، وہ لکڑی دوباہ بن گئی۔

تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کسی صورت میں "کہ حقیقتاً تو یہ بھی لکڑی اور رسّی سانپ بن گئی اور اللہ کے پیارے نبی سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا معجزہ بھی ایسا ہی تھا" کیونکہ خود جادوگروں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو سجدے میں گر گئے۔

آپ یہ دیکھیں کہ جادوگر کفر تک پہنچ گئے تھے (یعنی جادوگر جیسے آگے بتاؤں گا کہ کافر ہوتا ہے) اب اِن کافروں کے دل کیسے نرم ہوئے (سبحان اللہ) حقیقت اُن کی آنکھوں کے سامنے آگئی اُن کو یقین تھا کہ ہم جو کر رہے ہیں وہ حقیقت نہیں ہے ہم نے کبھی رسّی کو اور نہ ہی کبھی کسی لکڑی کو سانپ میں بدلا ہے نہ بدل سکتے ہیں نہ یہ ہماری طاقت ہے اور نہ ہی یہ ہماری پہنچ ہے صرف ایک ہی ذات ایسا کر سکتی ہے اور وہ ہے "اللہ تعالیٰ" جس نے لکڑی کو لکڑی پیدا کیا اور رسّی کو رسّی پیدا کیا اور سانپ کو سانپ پیدا کیا۔ جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی اس آیت (معجزے) کو دیکھا اُن سے رہا نہ گیا اور اپنے منہ کو زمین پر ڈال دیا اور سجدہ کر لیا اور یہ کہا: "کہ ہم موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ربّ پر ایمان لے کر آئے ہیں"۔

آگے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: "وَالسِّحْرُ كُفْرٌ": اب سحر کا حکم کیا ہے جادو کرنے کا حکم کیا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں: کفر ہے (اور یہی ہمارا موضوع ہے کہ نواقض اسلام میں سے جادو کرنا جو ہے یا اُس پر راضی ہونا جو ہے کفر ہے)۔

توجادو کا حکم شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں کفر ہے اس کی دلیل کیا ہے؟"وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى" (اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے)﴿وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾(البقرۃ:102)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (لیکن شیطانوں نے کفر کیا)۔ کیوں کفر کیا شیطانوں نے ؟ ﴿يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (لوگوں کو جادو کا علم سکھاتے تھے)۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: "السِّحْرُ تَعَلُّمُهُ وَتَعْلِيمُهُ كُفْرٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ" (جادو کا علم حاصل کرنا اور اسے آگے تعلیم دینا دوسروں کو کفر ہے) "وَهُوَ نَوْعٌ مِنْ أَنْوَاعِ الرِّدَّةِ" (اور ردّت کی قسموں میں سے ایک قسم ہے (یعنی دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والے عمل سے ایک عمل ہے یا وجوہات سے ایک وجہ ہے)) "فَالسَّاحِرُ مُرْتَدٌّ" (بس جادو گر مرتد ہیں دائرۂ اسلام سے خارج ہیں) "إِذَا كَانَ مُؤْمِنًا" (اگر وہ پہلے سے مومن ہو) "ثُمَّ سَحَرَ" (پھر اُس نے جادو کیا) "فَإِنَّهُ يَرْتَدُّ عَنْ دِينِ الْإِسْلَامِ" (تو ایسا شخص بے شک اللہ تعالیٰ کے دین سے مرتد ہو جاتا ہے اور خارج ہو جاتا ہے) "وَيُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ" (اور اُسے قتل کر دیا جاتا ہے اور اُس کی یعنی حجت نہیں قائم کی جاتی اور نہ ہی اُس کی توبہ قبول کی جاتی ہے اور نہ اُسے یہ کہا جاتا ہے کہ تم توبہ کرو تمہیں معاف کر دیا جاتا ہے) "عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ" (بعض علماء کے نزدیک) "لِأَنَّهُ حَتَّى وَلَوْ تَابَ" (کیونکہ اگر یہ توبہ بھی کر لے (جادو گر اگر توبہ بھی کر لیتا ہے)) "فِي الظَّاهِرِ" (ظاہراً) "فَهُوَ يُخَادِعُ النَّاسَ" (تو وہ لوگوں کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے) "وَلَا يَزُولُ عِلْمُ السِّحْرِ مِنْ قَلْبِهِ وَلَوْ تَابَ" (اور حقیقتاً اُس کے دل سے جادو کا علم جاتا ہی نہیں ہے اگرچہ وہ توبہ بھی کر لے)۔

اور یہ غالباً دیکھا گیا ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) یہاں پر اس لیے یہ فرما رہے ہیں "کہ بعض علماء کے نزدیک اُسے قتل کر دیا جاتا ہے اور توبہ کا موقع نہیں دیا جاتا اُسے" کیونکہ اُس کی زندگی ساری شیطانوں کے ساتھ گزری ہے اور وہ خود ایک شیطان بنا بیٹھا ہے انسانوں میں سے بدترین انسان جو شرک، کفر اور ہر قسم کی بدعت وہ کرتا ہے۔

یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ بعض جادو گر (نعوذ باللہ) یعنی کفر کی انتہا کر دیتے ہیں صرف شیطانوں سے مدد حاصل کر کے یا شیطانوں کے لیے بعض عبادات صرف کر کے شرک اکبر کا ارتکاب نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی بے حرمتی کرتے ہیں، یعنی یہاں پر بھی بعض جادو گر (سعودی عرب میں) پکڑے گئے ہیں اور اُن کے بعض فوٹیج

(Footage) دیکھے تھے ہم لوگوں نے اور بعض پروگرام میں اُن کا یعنی یہ جو کام تھا اور بعض نے خود اعتراف بھی کیا کہ وہ کیا کرتے تھے اور آنکھوں سے دیکھا ہے کہ گٹر میں سے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کے نسخے نکالے گئے اور گھر کا جو حمام ہے اُس کی کرسی کے نیچے سے قرآن مجید کے نسخے نکالے گئے (نعوذ باللہ) بلکہ انہوں نے یہ بھی اعتراف کیا انہوں نے کہا کہ ہم شیطانوں کو راضی کرنے کے لیے اپنے گھر کی مائیں اور بہنیں اُن کو بھی نہیں چھوڑا اُن کے ساتھ بھی ہم نے زیادتیاں کی ہیں (نعوذ باللہ)۔

تو شیخ صاحب حفظہ اللہ اس لیے فرمارہے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک جادوگر کو توبہ کا موقع نہیں دیا جاتا بلکہ اسے قتل کر دیا جاتا ہے اور اُس نے توبہ کی ہے نہیں کی ہے اُس کے اور اُس کے ربّ کے بیچ میں ہے اللہ تعالیٰ چاہے اُس کی توبہ قبول کرے ہم اِس پر بات نہیں کرتے لیکن اُس کا حکم یہ ہے کیونکہ وہ بدترین کافر ہے اس لیے اس کو سزائے موت سنادی جاتی ہے اُسے قتل کردیا جاتا ہے۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: ''وَالدَّلِيلُ قَوْلُهُ تَعَالَى'' (اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے) ﴿وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾(البقرۃ:102) ''اللهُ- جَلَّ وَعَلَا- أَنْزَلَ مَلَكَيْنِ مِنَ السَّمَاءِ يُعَلِّمَانِ السِّحْرَ'' (اللہ تعالیٰ جلّ شانہ نے دو فرشتے نازل کیے آسمان سے جو لوگوں کا جادو کا علم سکھاتے تھے (یا لوگوں کو جادو کا علم سکھانے کے لیے)) ''ابْتِلَاءً لِلنَّاسِ'' (لوگوں کی آزمائش کے لیے) ''وَامتِحَاناً لِلنَّاسِ'' (اُن کا امتحان لیتے ہوئے) ''فَإِذَا جَاءَهُمْ مَنْ يُرِيدُ تَعَلُّمَ السِّحْرِ نَصَحَاهُ'' (بس جب اِن دونوں فرشتوں کی طرف کوئی شخص آتا ہے جادو کا علم حاصل کرنے کے لیے یہ دونوں فرشتے اُسے نصیحت کرتے ہیں) ''وَقَالَا لَهُ'' (اور اُسے کہتے ہیں) ﴿اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ (ہم فتنہ ہیں آزمائش ہیں تم کفر مت کرو) (البقرۃ:102) ''يَعْنِي: لَا تَتَعَلَّمِ السِّحْرَ'' (یعنی تم جادو کا علم حاصل مت کرو) ''فَدَلَّ عَلَى أَنَّ تَعَلُّمَ السِّحْرِ كُفْرٌ'' (تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ جادو کا علم حاصل کرنا کفر ہے)۔

یہ شیخ صاحب حفظہ اللہ نے مختصر سی اس ناقض کے تعلق سے یہاں پر چند الفاظوں میں چند جملوں میں اس کی شرح کی ہے۔

اور حقیقتاً جادو کا جو موضوع ہے بہت لمبا ہے بہت چوڑا ہے اور میں نے جادو کی دنیا پر تقریباً دس دروس کے قریب دیئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تو میں بھائیوں سے حاضرین اور سامعین سے گزارش کرتا ہوں کہ اُن دروس کو ایک دفعہ سُن لیں اُس میں یہ فائدہ ہو گا کہ اُس میں کافی مدلل اور قرآن و سنت کی روشنی میں سلف کے اقوال سے بعض ایسی چیزیں بیان کی ہیں جو عوام الناس یا عام طور پر لوگ نہیں جانتے جس میں صرف جادو نہیں بلکہ جادو، بد نظر اور جِن کے آسیب کے تعلق سے چند باتیں اور ایک جادو گر کا قصہ بھی ہے جس نے توبہ کی ہے اور اُس نے بہت سارے انکشافات جادو کے تعلق سے بیان کیے ہیں، اور جادو کا کتنا گہرا اثر ہوتا ہے لوگوں پر، اور جادو گر کی زندگی کیسے گزرتی ہے، اور جادو کا علم کیسے حاصل کیا جاتا ہے، اور کس طریقے سے وہ کفر کی دلدل میں غرق ہو جاتا ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے) اگر وقت ملے تو میں یہی گزارش کروں گا کہ ایک مرتبہ وہ سُن لیں (واللہ اعلم)۔

سوال وجواب

سوال: ڈاکٹر صاحب جو لوگ تعویذ لکھتے ہیں کیا ان لوگوں کا بھی جادو گر میں شمار ہوتا ہے جو نمبروں کے ذریعے سے تعویذ لکھتے ہیں؟

جواب: بھائی کا یہ سوال ہے کہ جو لوگ تعویذ لکھتے ہیں کیا یہ بھی جادو گر ہوتے ہیں؟ یاد رکھیں تعویذ دو قسم کے ہوتے ہیں:

1-ایک وہ تعویذ جو قرآن مجید کی صرف آیتیں لکھی جاتی ہیں اس میں کوئی نمبر نہیں ہوتا اس میں کوئی اور چیز نہیں ہوتی نہ کوئی طلاسم ہوتے ہیں صرف قرآن مجید کی آیت ہوتی ہے، یہ بھی تعویذ میں شمار ہوتا ہے لیکن لکھنے والا کافر یا جادو گر نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ہے، اور صحیح قول یہ ہے کہ یہ جائز نہیں ہے لیکن یہ کفر نہیں ہے اور نہ ہی لکھنے والا جادو گر ہے۔

2-لیکن جو دوسری قسم کے تعویذ ہیں جن میں قرآن مجید کی آیتیں بھی ہوتی ہیں اور اس میں نمبر بھی ہوتے ہیں طلاسم بھی ہوتے ہیں اور بعض اوقات میں نے خود بھی بعض تعویذ کھول کر دیکھے ہیں جن میں آیتیں مکمل نہیں ہوتیں یا تو

آیتیں کم ہوتی ہیں یا کچھ لفظ زیادہ کر دیئے جاتے ہیں، الغرض قرآن مجید میں نعوذ باللہ آگے پیچھے کر کے اس کے معنی کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے شیطانوں کو راضی کرنے کے لیے، تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ جادو ہے اور یہ کفر ہے۔

سوال: ایسے شخص کا کیا حکم ہے اگر ایسا شخص نماز پڑھاتا ہے مسجد میں اور اس کے متعلق علم ہوتا ہے کہ یہ شخص نمبروں کے ذریعے سے تعویذ لکھتا ہے؟

جواب: بھائی کا یہ سوال ہے کہ اگر کسی ایسے شخص کے بارے میں پتہ چل جائے کہ وہ تعویذ لکھتا ہے نمبروں والے اور لوگوں کو دیتا ہے تو ایسے شخص کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور کوئی اور امام دیکھ لیں اُس کے پیچھے نماز پڑھیں۔

سوال: جو شخص اپنی تقاریر میں خطبات میں یہ کہتا ہے کہ اللہ ہر جگہ ہے ہر چیز میں موجود ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جائے؟

جواب: بھائی کا یہ سوال ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے ہر چیز میں موجود ہے تو کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے پڑھی جاتی ہے؟

نہیں پڑھی جاتی ایسے شخص کے پیچھے نماز جو اپنا عقیدہ ظاہر کرتا ہے اور اس طریقے سے یہ کہتا ہے، تو یہ عقیدہ کفریہ عقیدہ ہے وحدت الوجود اور حلول کا عقیدہ ہے یہ بدترین یعنی غالی صوفیوں کا بدترین عقیدہ ہے اور ایسا شخص جو ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ایسا کہنے سے اور ایسا عقیدہ رکھنے سے تو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

سوال: ٹخنے سے نیچے اگر پاجامہ یا پینٹ ہو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ وہ تو پتہ ہے حرام ہے لیکن اگر کوئی آدمی بولتا ہے کہ نہیں میں ایسے ہی کرتا ہوں (جیسا کہ کچھ کو پرابلم (Problem) ہے) ٹانگ پر کوئی داغ ہے اس کو چھپانے کے لیے کرتا ہوں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: بھائی کا یہ سوال ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی شلوار یا اپنی پینٹ یا اپنی ثوب جو ہے اپنے ٹخنے سے نیچے لٹکاتا ہے یعنی اسبال کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے خاص طور پر جب وہ پاؤں میں کوئی زخم ہے کوئی چیز چھپانا چاہتا ہے؟

یہ حرام ہے شرعاً،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ'' (جو بھی کپڑا ٹخنوں کے نیچے لٹکے گا اس جگہ کو جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا(وہ جہنم کی آگ میں ہے))۔

اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت وعید ظاہر فرمائی ہے اُن کے لیے جو اپنے کپڑے ٹخنے کے نیچے لٹکاتے ہیں(اس میں کوئی شک نہیں ہے) چاہے یہ تکبر کرے یا نہ کرے، بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہتے ہیں "کہ یہ تکبر کی وجہ سے بعض لوگ کرتے تھے بعض بادشاہ کرتے تھے کہ لمبے لمبے اُن کے کپڑے ہوتے تھے پیچھے بعض لوگ اٹھایا کرتے تھے تو اُن کے لیے وعید تھی"۔ یہ بات غلط ہے حدیث بالکل واضح ہے اور عام حدیث ہے اس میں ہر وہ شخص شامل ہے جو اپنا کپڑا جو ہے اپنے ٹخنے کے نیچے لٹکاتا ہے چاہے تکبر کرے یا نہ کرے، ''مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ'' جو بھی کپڑا ٹخنے کے نیچے لٹکے گا وہ جہنم میں ہے وہ آگ میں ہے۔

رہ گئی یہ بات کہ کوئی زخم چھپانا چاہتا ہے یا کوئی داغ چھپانا چاہتا ہے تو چھپانے کے لیے کوئی پٹی باندھ لے کوئی اور چیز کر لے لیکن ٹخنے کے نیچے کپڑا یہ کوئی عذر شرعی نہیں ہے، ٹخنے کے نیچے کپڑا لٹکانا حرام ہے اور اگر کوئی زخم یا کوئی عیب چھپانا چاہتا ہے تو اس پر پٹی لگالے اس پر کوئی اور طریقہ اختیار کرلے کپڑے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا حرام ہے جائز نہیں ہے(واللہ اعلم)۔

سوال: ڈاکٹر صاحب ہمارا پچھلا ایک سوال ادھورا رہ گیا تھا میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ ابھی آج کل انٹرنیٹ پر ایسے ایپس(Apps) نکلے ہیں کہ وہ آپ کے بِلز وغیرہ پے منٹ(Payment) کرتے ہیں اور ایکسٹرا بِل چارج کرتے ہیں اُس میں ایسی اسکیم ہوتی ہے کہ اگر آپ دو سو روپے بھر دو تو آپ کو تین سو روپے کا وہ ملے گا وہ تین سو روپے کے ذریعے سے آپ اپنا الیکٹری سٹی(Electricity) کا بِل بھی بھر سکتے ہو، اپنا موبائل فون کا بِل بھی بھر سکتے ہو موبائل فون کو ری چارج بھی کر سکتے ہو تو یہ دو سو کے عوض میں تین سو ملتا ہے اس کا کیا حکم ہے کیا یہ سود ہے؟

جواب: بھائی کا یہ سوال ہے کہ بعض ایسی موبائل میں انٹرنیٹ ایپلیکیشنز(Internet Applications) ہیں جن میں آپ دو سو روپے دیتے ہو اور اس کے عوض میں وہ آپ کو تین سو روپے دیتے ہیں لیکن سروس میں دیتے ہیں وہ تین سو روپے تو اس کا کیا حکم ہے؟

دیکھیں اگر پیسوں سے پیسہ بڑھ جاتا ہے تو یہ سود ہے،اس کی مجھے یہ نہیں سمجھ آرہی کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ دو سوروپے دیتے ہیں وہ دوسو کی جگہ آپ کو تین سو کی سروس دیتے ہیں یعنی آپ دوسو کی چیز خریدتے ہیں اور وہ آپ کو تین سو کی چیز دیں دوسو کے عوض میں،اگر تو یہ ہے تو خرید وفروخت میں مشکل نہیں ہے۔

مثال کے طور پراگرایک چیز کی قیمت دوسوروپے ہے اور میں وہ خریدنے جاتا ہوں اُس دوسو والی کے ساتھ مجھے کوئی چیز ایکسٹرا تحفے میں دی جاتی ہے وہ تو جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ مجھے سمجھ نہیں آرہی آپ دوسو دیتے ہیں وہ سروس میں آپ کو تین سو کر کے دیتے ہیں کیا مطلب ہے اس کا؟(نہیں نہیں!کچھ ایسی ایپلیکیشنز (Applications) ہیں جن سے آپ لوگوں کے اور کمپنیز کے کے بلز بھر سکتے ہو کوئی چیز خرید سکتے ہو مارکیٹ سے،یعنی آپ کو ویلیو (Value) جو ملتی ہے پیسے کی ملتی ہے)۔پھر تو حرام ہے،اگر آپ کو پیسے دوسودے کر آپ کو تین سو ملتا ہے تو حرام ہے سود ہے یہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ جو آپ پیسہ دیتے ہیں اس کی ویلیو (Value) بڑھ جاتی ہے آپ ان کو دوسو دیتے ہیں آپ کو وہ تین سو واپس کرتے ہیں،آپ پانچ ہزار دیتے ہیں وہ آٹھ ہزار آپ کو کر دیتے ہیں تو یہ حرام ہے سود ہے جائز نہیں ہے(واللہ أعلم)۔

سوال: لیکن یہ آفر ملتی ہے جیسے دَس روپے کا ری چارج (Recharge) کیا بیس دیتے ہیں وہ لوگ،دَس روپے گفٹ دیتے ہیں وہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب: نہیں،سروس میں تو الگ چیز ہے سروس میں آپ اس کو بیچ نہیں سکتے وہ پیسہ نہیں ہے وہ سروس ہے آپ کے لیے۔موبائل فون جو ری چارج(Recharge) ہوتا ہے آپ نے دَس روپے کا کیا پندرہ بھی ری چارج (Recharge) ہو گیا اس میں تو یہ موبائل سروس کے اندر یہ سروس آپ کو انہوں نے ایکسٹرا دی ہے پیسے نہیں دیئے انہوں نے آپ کو آپ اس کو بیچ نہیں سکتے۔

سوال: کچھ ایسی ایپس (Apps) بھی ہی دَس روپے کا ری چارج(Recharge) کرتے ہیں تو وہاں پر مطلب دَس روپے آپ کے اکاؤنٹ میں آتے ہیں؟

جواب: پیسے نہیں پیسے غلط ہیں پیسے نہیں آپ کو آنے چاہیئں سروس الگ چیز ہے پیسہ الگ چیز ہے،اگر وہ پیسہ واپس آجاتا ہے تو پیسہ جائز نہیں ہے۔

سوال: ایک نماز اگر جماعت سے ہو گئی مسجد میں تو دوسری نماز جماعت سے کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر ایک نماز مسجد میں ہو جائے تو دوسری نماز اُس مسجد میں (دوسری جماعت) کی جاسکتی ہے کوئی حرج نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا جو فرض نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ایسا شخص ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے؟ تو پھر اُن کے ساتھ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے باجماعت نماز پڑھی جبکہ پہلے وہ خود پہلے نماز پڑھ چکے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ۔

یعنی اس کے لیے ((جو امامت کرے گا اس کا مسبوق ہونا شرط ہے کیا؟ لازمی نہیں ہے کہ مسبوق ہو جو امامت کرے نہ کرے))، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسری جماعت ہو سکتی ہے یہ دلیل ملتی ہے۔

سوال: لیکن بعض کہتے ہیں کہ مسبوق ہونا لازم ہے اور اختلاف بیان کرتے ہیں؟

جواب: نہیں، مطلب ایک شخص مسجد میں داخل ہوا ہے نماز ہو چکی ہے اب دو لوگ داخل ہوئے ہیں اب نماز نہیں پڑھیں گے یہ لوگ؟!

بالکل الگ سے جماعت کریں گے آپس میں، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو اس لیے یہ حکم دیا، یا یہ فرمایا کہ کون اس پر صدقہ کرتا ہے؟ کیونکہ وہ اکیلا تھا اُس کے ساتھ دوسرا شخص نہیں تھا، اگر دوسرا شخص ہوتا تو وہ اپنی جماعت کر لیتے (واللہ أعلم)۔

سوال: جہاں پر بریلوی ہے اور کوئی مسجد نہیں ہے اس میں آدمی کیا کرے پھر؟ وہاں جماعت سے نہیں پڑھے یا گھر میں پڑھے پھر؟

جواب: سچ بات یہ ہے کہ اگر کوئی بریلوی مسجد ہے اور وہاں پر وہ شرک بھی کرتے ہیں بدعات بھی کرتے ہیں جیسا کہ وہ کرتے رہتے ہیں تو وہاں پر نماز نہ پڑھے وہ اپنے گھر میں پڑھ لے بہتر ہے اس سے۔

سوال: نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انسان تھوڑا یہ ہو جاتا ہے ڈفرنٹ (Different) مطلب فیل (Feel) کرتا ہے کنٹینیو (Continue) گھر میں پڑھنے سے تو کیا کرے آدمی؟ دوسرا کوئی آپشن (Option) نہیں ہے بریلوی کے علاوہ؟

جواب: یہی میں کہہ رہا ہوں کہ اگر کوئی اور مسجد نہیں ہے صرف ایک ہی مسجد ہے وہ صرف بریلویوں کی مسجد ہے اور وہاں پر شرک اور بدعات بھی کرتے رہتے ہیں اس مسجد میں اور وہاں پر دوسری نماز پڑھنے سے فتنے کا خدشہ ہوتا ہے کہ جھگڑا ہو جائے گا یا لڑائی ہو جائے گی تو وہاں پر نماز نہ پڑھی جائے، اپنے گھر میں انسان پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے اخلاص نیت کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ آسانی فرمائے، یا تو وہ جماعت کر لے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے گھر میں اور یا وہ اگر کوئی بھی قریب مسجد ہو تو وہاں تک چلا جائے جمعے کی نماز کم سے کم اُس نے کسی مسجد میں پڑھنی ہے باقی وہ گھر میں پڑھ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانی کرے، اور ان شاء اللہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق:2-3)، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تقویٰ اختیار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسان راستہ نکال دیتا ہے اور اس کو اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

سوال: تو گھر میں اگر کوئی دو آدمی مل کر پڑھیں تو کیسا رہے گا؟ دوست کو بلا لیا ہے کسی اور کو بلا لیا؟

جواب: ہاں ٹھیک ہے کر سکتا ہے جماعت کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ کوئی اور مسجد نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں گھر میں جماعت کی جا سکتی ہے کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: جمعہ کی گھر میں کر سکتے ہیں جماعت اگر گھر میں بلا کر چار لوگ یا دس لوگ؟

جواب: نہیں! جمعہ نہیں، جمعہ کے لیے جامع مسجد میں ہونا لازمی ہے گھر میں جمعہ نہیں پڑھایا جاتا۔ واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (08. نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔